سوال

(13)وفات کے بعد میت کی طرف سے سود کے مال سے صدقہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر مسلمان والدین اپنی وراثت میں غفلت دنیا اور معاشرے کی مجبوری کی بنا پر اپنے بال بچوں کی دینی تربیت نہ کرسکیں گھر میں بے پردگی کا آزادانہ ماحول رکھا اور سود کو نفع سمجھتے ہوئے اس سے اولاد کے لیے جائیداد بھی چھوڑ گئے اور گھر کے آزادانہ ماحول میں ڈش، ویڈیو، کیبل بچوں کے شوق پورا کرنے کے لیے لگا گئے ہوں کیا اب ان کی وفات کے بعد ان کے ورثہ سے ان کے لیے صدقہ وخیرات کر سکتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إنَّ اللہَ طَیِّبٌ لَا یَقبَلُ إلَّا طَیِّبًا) (صحیح مسلم 1/326)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول کرتا ہے۔"

چونکہ متوفی کا مال سودی ہے اور سود نص قرآنی کے ساتھ حرام وناپاک ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ ہے ایسے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور کفارہ گناہ نہیں بن سکتا۔ ہاں پسماندگان کی دعاؤں سے میت کو فائدہ ہو سکتا ہے اگر اس کے پسماندگان اولاد وغیرہ ان غیر شرعی تکلفات وآلات وغیرہ کو ختم کر دیں اور توبہ واستغفار کی پابندی کر کے اپنی حالت شریعت کے مطابق بنا لیں اور رزق حلال کھانے کی کوشش کریں تو پھر مخلصانہ دعائیں آپ کے والدین کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں کیونکہ جس جسم کو حرام سے غذا دی گئی ہو یا لباس حرام پہنایا گیا ہو تو ایسے شخص کی دعا قبولیت کے شرف سے محروم رہتی ہے۔ اگر آپ کے والدین سود کو حلال سمجھتے ہوں اور کفر یا شرک کی حالت میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے ہوں تو پھر آپ کے صدقات وخیرات اور مخلصانہ دعائیں بھی بے سود اور غیر مفید ہیں یہ بھی یاد رہے کہ معاشرے کی مجبوری کوئی شرعی مجبوری نہیں کیونکہ مسلمان معاشرے کا پابند نہیں ہوتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور اسلامی تعلیمات کا پابند ہوتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا۟ أَعْمَـٰلَكُمْ ﴿٣٣﴾... سورة محمد

"اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو۔"

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صحیح عقیدہ، عمل صالح، رزق حلال، صدق مقال اور دین حنیف کی پابندی نصیب کرے۔ آمین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 45

محدث فتویٰ